سلسلہ
اصلاحی خطباتِ جمعہ
و دروس نمبر: 2

نماز کی اہمیت و مقام

مولانا محمد نعمان

استاذ الحدیث جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

نماز کی اہمیت ومقام

اَلْـحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا،وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا،مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ،وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

أَمَّابَعْدُ:فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِى الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ:

﴿اُتْلُ مَآ أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ﴾(العنكبوت:۴۵)

وَفِيْ مَقَامٍ اٰخَرَ:

﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ﴾(هود:۱۱۴)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ:شَهَادَةُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ،وَإِقَامُ الصَّلَاةِ،وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَالحَجُّ،وَصَوْمُ رَمَضَانَ.❶

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ.❷

❶صحيح البخارى: كتاب الإيمان،باب قول النبى صلى اللّٰه عليه وسلم بنى الاسلام على خمس،رقم الحديث:۸

❷صحيح مسلم: كتاب الإيمان،باب بيان إطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة،رقم الحديث:۸۲

میرے انتہائی واجب الاحترام، قابلِ صداحترام بھائیوں، دوستوں اور بزرگوں!
میں نے جن آیات اور احادیث کا تذکرہ کیا ان میں نماز کی اہمیت اور اسکے مقام ومرتبہ کو بیان کیا، نماز اللہ تعالی کی اہم ترین عبادت ہے جو ہر بالغ مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے، ان نمازوں کو اپنے وقت پر پڑھنے والوں کیلئے احادیث میں بڑے بڑے انعامات کا ذکر فرمایا ہے، اور نماز نہ پڑھنے والوں کیلئے سخت الفاظ میں وعید بیان ہوئی ہے۔

بعض عبادات ایسی ہیں جو وہ کسی عذر کی وجہ سے انسان سے ساقط ہوجاتی ہیں لیکن نماز ایسی عبادت ہے کہ جو کسی بھی صورت میں ساقط نہیں ہوتی، شریعت نے کہا اگر نماز کھڑے ہوکر نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کر پڑھیں، اگر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے تو لیٹ کر پڑھیں، اگر لیٹ کر نہیں پڑھ سکتے تو اشاروں سے نماز پڑھیں، اگر اشاروں کے ساتھ بھی نہیں پڑھ سکتے تو نماز کو مؤخر کریں ٹھیک ہونے کے بعد قضا نماز پڑھیں۔ غرض کسی صورت میں نماز معاف نہیں، اس سے نماز کی اہمیت کا اندازہ لگا جا سکتا ہے۔

قرآنِ مجید میں اور احادیثِ مبارکہ میں جا بجا نماز پڑھنے کی ترغیب دی اور پڑھنے والوں کیلئے انعامات کا ذکر اور نہ پڑھنے والوں کیلئے سخت وعیدیں بیان ہوئی ہیں۔

نماز کی اہمیت ومقام قرآنِ کریم کی روشنی میں

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَاَقِمِ الصَّلَاةَ اِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ﴾ (العنکبوت: ۴۵)

ترجمہ: (اے پیغمبر) جو کتاب تمہارے پاس وحی کے ذریعے بھیجی گئی ہے اس کی تلاوت کرو، اور نماز قائم کرو، بیشک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے، اور اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے، اور جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اس سب کو جانتا ہے۔

ایک مقام پر فرمایا کہ اپنے گھر والوں کو بھی نماز کا حکم دو، ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى﴾ (طٰہٰ: ۱۳۲)

ترجمہ: اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو، اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہو، ہم تم سے رزق نہیں چاہتے، رزق تو ہم تمہیں دیں گے اور بہتر انجام تقوی ہی کا ہے۔

ایک اور مقام پر فرمایا کہ گناہوں کو مٹانے والی چیز نماز ہے، ارشادِ خداوندی ہے:

﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ﴾ (هود: ۱۱۴)

ترجمہ: اور (اے پیغمبر) دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں نماز قائم کرو، یقیناً نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں، یہ ایک نصیحت ہے ان لوگوں کے لیے جو نصیحت مانیں۔

قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے نماز اور صبر کے ذریعہ مدد طلب کرنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ﴾ (البقرة: ۴۵)

ترجمہ: اور صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو، نماز بھاری ضرور معلوم ہوتی ہے، مگر ان لوگوں کو نہیں جو خشوع (یعنی دھیان اور عاجزی) سے پڑھتے ہیں۔

قرآنِ کریم میں جا بجا اللہ رب العزت نے "أَقِيمُوا الصَّلَاةَ" فرما کر نماز کا حکم دیا ہے، قرآنِ کریم کی شروع ہی میں متقین کے اوصاف میں "يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ" فرما کر نماز کی اہمیت کو بیان کیا ہے۔

احادیثِ مبارکہ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی اہمیت و مقام کو متعدد مواقع پر بیان فرمایا، یہاں تک کہ آپ دنیا سے رخصت ہو رہے تھے تب ہی نماز کی تاکید بیان کی ہے۔

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں نماز کی اہمیت ومقام

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت

نماز کی اہمیت اس قدر زیادہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت امت کو جن چیزوں کی وصیت فرمائی ان میں سے سب سے زیادہ تاکید نماز کی فرمائی، بلکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیثِ صحیح کے مطابق آخری الفاظ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر بار بار آتے تھے وہ یہی تھے:

اَلصَّلَاةَ اَلصَّلَاةَ، اتَّقُوا اللهَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ. ❶

ترجمہ: نماز کو لازم پکڑو اور اپنے ماتحتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔

نماز اسلام کے ارکانِ خمسہ میں سے ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَالحَجُّ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ. ❷

ترجمہ: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

---

❶ سنن أبی داود: کتاب الأدب، باب فی حق المملوک، رقم الحدیث: ۵۱۵۶

❷ صحیح البخاری: کتاب الإیمان، باب قول النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم بنی الإسلام علی خمس، رقم الحدیث: ۸

عبادات میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ بِصَلَاتِهِ، فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ. ❶

ترجمہ: (قیامت کے دن) بندے سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر نماز ٹھیک ہوئی تو وہ بندہ کامیاب ہوگا، اور اگر نماز خراب ہوئی تو وہ شخص ناکام اور خسارے میں ہوگا۔

ایمان اور کفر میں فرق نماز سے ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ. ❷

ترجمہ: آدمی اور کفر وشرک کے درمیان فاصل جو چیز ہے وہ نماز کا چھوڑنا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام اور کفر کے درمیان حائل چیز نماز ہے، جس نے نماز چھوڑی گویا اُس کا ایمان جاتا رہا۔ اس لئے پانچ وقت نماز کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اللہ رب العزت کے ہاں سب سے محبوب عمل نماز کو وقت پر پڑھنا ہے۔

اللہ رب العزت کے ہاں محبوب عمل نماز ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟

---

❶ سنن النسائی: کتاب الصلاۃ، باب المحاسبۃ علی الصلاۃ، رقم الحدیث: ۴۶۵

❷ صحیح مسلم: کتاب الإیمان، باب بیان إطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاۃ، رقم الحدیث: ۸۲

ترجمہ: کونسا عمل اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الصَّلاۃُ عَلٰی وَقْتِهَا. ❶

ترجمہ: اپنے وقت پر نماز پڑھنا۔

پانچوں نمازوں کے اہتمام سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا:

أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا، مَا تَقُولُ ذٰلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ.

ترجمہ: بھلا بتاؤ! اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو، کیا اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی رہے گی؟

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی نہیں رہے گی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا. ❷

پس یہی پانچ نمازوں کی مثال ہے، اللہ تعالی اس کے ذریعے سے گناہوں کو مٹادیتا ہے۔

نمازوں کا اہتمام گناہوں کے لئے کفارہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمْعَةُ إِلَى الْجُمْعَةِ، وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ، مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ. ❸

---

❶ صحیح البخاری: کتاب موقیت الصلاۃ: باب فضل الصلاۃ لوقتها، رقم الحدیث: ٥٢٧

❷ صحیح البخاری: کتاب مواقیت الصلاۃ، باب: الصلوات الخمس کفارۃ، رقم الحدیث: ٥٢٨

❸ صحیح مسلم: کتاب الطهارۃ، باب الصلوات الخمس، والجمعۃ إلی الجمعۃ، ورمضان إلی رمضان، مکفرات لما بینهن ما اجتنبت الکبائر، رقم الحدیث: ٢٣٣

ترجمہ: پانچوں نمازیں، ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک، ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک کے درمیان کے تمام گناہوں کو مٹا دینے والا ہے، جبکہ کبیرہ گناہ سے بچ کر رہا جائے۔

نماز قیامت کے دن نور اور نجات کا ذریعہ ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا، وَبُرْهَانًا، وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُورٌ، وَلَا بُرْهَانٌ، وَلَا نَجَاةٌ، وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ، وَفِرْعَوْنَ، وَهَامَانَ، وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ. ❶

ترجمہ: جو شخص اس کی پابندی کرے گا تو یہ اس کے لئے قیامت کے دن روشنی، دلیل اور نجات کا سبب بن جائے گی، اور جو شخص نماز کی پابندی نہیں کرے گا تو وہ اس کے لئے روشنی، دلیل اور نجات کا سبب نہیں بنے گی، اور وہ شخص قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

حدیث میں چار بڑے کافروں کا ذکر ہے، وجہ یہ ہے انسان نماز چھوڑتا ہے سلطنت یا اقتدار کی وجہ سے تو فرعون کے پاس بھی سلطنت تھی تو اسکا حشر فرعون کیساتھ ہوگا، یا انسان نماز چھوڑتا ہے مال دولت کی وجہ سے، تو قارون کے پاس بھی مال ودولت تھی لہذا اسکا حشر قارون کیساتھ ہوگا، یا انسان نماز چھوڑتا ہے وزارات اور عہدے کی وجہ سے، تو اس کا حشر ہامان کے ساتھ ہوگا، یا انسان نماز چھوڑتا ہے مخالفت، ضد اور عناد کی وجہ سے تو اسکا حشر ابی بن خلف کیساتھ ہوگا۔

---

❶ مسند أحمد: مسند المكثرين من الصحابة: مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما، ج ١١ ص ١٤١، ١٤٢، رقم الحديث: ٦٥٧٦

نماز بندہ اور اسکے رب کے درمیان تعلق کا ذریعہ ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى يُنَاجِي رَبَّهُ، فَلاَ يَتْفِلَنَّ عَنْ يَمِينِهِ، وَلَكِنْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى. ❶

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے، اس وقت وہ اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے، اسے چاہیے کہ اپنے دائیں جانب نہ تھوکے، بلکہ اپنے بائیں قدم کے نیچے تھوکے۔

نماز دین کا ستون ہے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، ایک روز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا، ہم چل رہے تھے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول!

أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي عَنِ النَّارِ.

ترجمہ: مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کرا دے اور دوزخ سے دور کر دے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ عَظِيمٍ، وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ، تَعْبُدُ اللَّهَ وَلاَ تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلاَةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ.

ترجمہ: تم نے بہت عظیم اور اہم بات پوچھی ہے اور جس کے لئے اللہ آسان فرما دیں یہ اس کے لئے بہت آسان بھی ہے، تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرو، نماز کا اہتمام کرو، زکوۃ ادا کر، اور بیت اللہ کا حج کرو۔

❶ صحیح البخاری: کتاب مواقیت الصلاۃ، باب: المصلی یناجی ربہ عزوجل، رقم الحدیث: ۵۳۱

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَلَا أَدُلُّکَ عَلَى أَبْوَابِ الخَيْرِ: اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ المَاءُ النَّارَ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، قَالَ: ثُمَّ تَلَا (تتجافى جُنُوبُهُمْ عَنِ المَضَاجِعِ) حَتَّى بَلَغَ (يَعْمَلُونَ).

ترجمہ: میں تمہیں بھلائی کے دروازے نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ خطاؤں (کی آگ) کو ایسے بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور درمیان شب کی نماز (بہت بڑی نیکی ہے) پھر یہ آیت تلاوت فرمائی، (جسکا ترجمہ ہے) ان کے پہلو (رات کے وقت) اپنے بستروں سے جدا ہوتے ہیں وہ اپنے پروردگار کو ڈر اور امید (کے ملے جذبات) کے ساتھ پکار رہے ہوتے ہیں اور ہم نے ان کو جو رزق دیا ہے، وہ اس میں سے (نیکی کے کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔ چنانچہ کسی متنفس کو کچھ پتہ نہیں ہے کہ ایسے لوگوں کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیا سامان ان کے اعمال کے بدلے میں چھپا کر رکھا گیا ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا:

أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الأَمْرِ كُلِّهِ وَعَمُودِهِ، وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ؟ قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: رَأْسُ الأَمْرِ الْإِسْلَامُ، وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ، وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ. ❶

ترجمہ: کیا میں ان تمام امور کی اصل، ستون اور بلندی نہ بتاؤ؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام امور کی اصل اسلام ہے، اور اسکا ستون نماز ہے، اور اسکی بلندی جہاد ہے۔

❶ سنن الترمذی: أبواب الإيمان، باب ما جاء فی حرمة الصلاة، رقم الحديث: ٢٦١٦

نمازی کیلئے فرشتے رحمت ومغفرت کی دعا کرتے ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْمَلائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ،مَا لَمْ يُحْدِثْ :اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ،اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ،لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ. ❶

ترجمہ: جب کوئی شخص باوضو اپنے مصلی پر نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے، تو فرشتے استغفار کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اے اللہ! اس کو بخش دے، اے اللہ! اس پر رحم کرو، اور سنو تم میں سے ہر ایک شخص گویا نماز میں ہے جب تک کہ واپس گھر جانے سے نماز کے علاوہ کوئی دوسری چیز مسجد میں بیٹھنے کا سبب نہ ہو، صرف نماز ہی کے لئے بیٹھا رہا ہو۔

نماز کے ذریعے گناہوں کی مغفرت

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ،ثُمَّ مَشَى إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ، فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ أَوْ مَعَ الْجَمَاعَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ غَفَرَ اللهُ لَهُ ذُنُوبَهُ. ❷

ترجمہ: جس نے نماز کیلئے وضو کیا پھر مکمل وضو کیا، پھر فرض نماز کیلئے چل پڑا، اور اس نماز کو لوگوں کیساتھ یا جماعت کیساتھ یا مسجد میں پڑھے تو اللہ تعالی اسکے گناہوں کو معاف کردیگا۔

نمازی کیلئے جنت میں ضیافت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ صحيح البخاری: كتاب الأذان،باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة وفضل الصلاة،رقم الحديث: ٦٥٩

❷ صحيح مسلم: كتاب الطهارة،باب فضل الوضوء والصلاة عقبه،رقم الحديث: ٢٣٢

مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ،أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ. ❶

ترجمہ: جوشخص صبح یا شام جس وقت بھی مسجد جاتا ہے اللہ اس کے لئے جنت میں مہمان نوازی کی تیاری کرتا ہے۔

نماز کے ذریعے اللہ رب العزت کے حفظ وامان کی بشارت

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ،فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللَّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَيُدْرِكَهُ فَيَكُبَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ. ❷

ترجمہ: جس آدمی نے صبح کی نماز پڑھی تو وہ اللہ کی ذمہ داری میں ہے، اللہ کی ذمہ داری میں خلل نہ ڈالو، تو جو اس طرح کرے گا اللہ اسے اوندھے منہ جہنم کی آگ میں ڈال دے گا۔

قیامت کے دن کامل نور کی بشارت

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ❸

ترجمہ: جولوگ اندھیرے راتوں میں مسجد کی طرف آتے ہیں، انہیں قیامت کے دن کی کامل نور کی خوشخبری دو۔

---

❶ صحیح البخاری: کتاب الاذان، باب فضل من غدا الی المسجد ومن راح، رقم الحدیث: ٦٦٢

❷ صحیح مسلم : کتاب المسجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاة العشاء والصبح فی جماعة، رقم الحدیث: ٦٥٧

❸ سنن ابی داود، باب ما جاء فی المشی الی الصلاة فی الظلام، رقم الحدیث ٥٦١

فجر اور عصر کی نماز دخول جنت کا ذریعہ ہے

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. ❶

ترجمہ: جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں (فجر، عصر) پڑھنے کا اہتمام کرے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

جنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت پانے والا عمل

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات گزارتا تھا، میں آپ کے لیے پانی اور کوئی ضرورت کی چیز لاتا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

سَلْ!

سوال کر!

میں نے کہا:

أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ.

میں جنت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں۔

فرمایا: کچھ اور؟ میں نے کہا: بس یہی کافی ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ.

تو زیادہ سجدے (زیادہ نوافل پڑھا) کر، تا کہ میں تیری مدد کرسکوں۔ ❷

❶ صحيح البخاري: كتاب مواقيت الصلاة، باب فضل صلاة الفجر، رقم الحديث: ۵۷۴

❷ صحيح مسلم: كتاب الصلاة، باب فضل السجود والحث عليه، رقم الحديث: ۴۸۹

نماز کیلئے جانا محرم حاجی کے اجر وثواب کی مانند ہے

حضرت ابوعمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ، وَمَنْ خَرَجَ إِلَى تَسْبِيحِ الضُّحَى لَا يَنْصِبُهُ إِلَّا إِيَّاهُ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ، وَصَلَاةٌ عَلَى أَثَرِ صَلَاةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيِّينَ. ❶

ترجمہ: جو شخص اپنے گھر سے وضو کر کے فرض نماز کی نیت سے نکلے گا اس کو اس قدر ثواب ملے گا جتنا کہ احرام باندھ کر حج پر جانے کا ہوتا ہے، اور جو شخص نفل نماز کی نیت سے نکلے گا صرف اسی کا قصد کرتے ہوئے تو اس کو ایسا ثواب ملے گا جیسا کہ عمرہ کرنے والے کو ملتا ہے، اور جو نماز ایک نماز کے بعد ہو اور درمیان میں کوئی لغو اور بیہودہ کام نہ ہو تو وہ نماز علیین میں لکھی جائے گی۔

نماز کیلئے ہر قدم پر اجر وثواب

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی تھا کہ جس کو میرے سے زیادہ کوئی نہیں جانتا کہ اس کی رہائش مسجد سے بہت دور تھی، اس کے باوجود اس کی کوئی نماز بھی نہیں چھوٹتی تھی، یعنی ہر نماز کے لیے مسجد آتا تھا، تو میں نے اس سے کہا کہ اگر تو ایک گدھا خرید لے کہ جس پر تو سوار ہو کر اندھیرے میں اور گرمیوں میں آیا کرے، (تو یہ تیرے بہتر ہوگا اور اس میں تیرے لیے راحت ہوگی) اس نے کہا:

مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَنْزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ، إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ جَمَعَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ كُلَّهُ. ❷

---

❶ سنن أبي داود: كتاب الصلاة، باب ما جاء فيفضل المشي إلى الصلاة، رقم الحديث: ۵۵۸

❷ صحيح مسلم: كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب كثرة الخطا إلى المساجد، رقم الحديث: ۶۶۳

ترجمہ: میرے لئے یہ کوئی خوشی کی بات نہیں کہ میرا گھر مسجد کے کونے میں ہو، بلکہ میں چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کی طرف چل کر جانا لکھا جائے اور واپس جانا جب میں اپنے گھر کی طرف واپس جاؤں تو یہ بھی لکھا جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے یہ سارا ثواب تیرے لئے جمع کر دیا ہے۔

نماز راحت کا ذریعہ ہے

حضرت عبداللہ بن محمد الحنفیہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد اپنے سسر کی عیادت کے لئے چلے، جو انصار میں سے تھے، وہاں نماز کا وقت ہو گیا، تو اس نے بعض گھر والوں سے کہا کہ اے لڑکی! میرا وضو کا پانی لاؤ، شاید میں نماز پڑھوں کہ اس سے مجھے راحت ملے، راوی کہتے ہیں کہ ہمیں یہ بات بری محسوس ہوئی اور اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

قُمْ يَا بِلَالُ فَأَرِحْنَا بِالصَّلَاةِ. ❶

ترجمہ: اے بلال! کھڑے ہو جاؤ اور نماز سے ہمیں راحت دلاؤ۔

پانچ نمازوں کا اہتمام اجر و ثواب میں پچاس کے برابر ہے

(واقعہ معراج سے متعلق روایت میں) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں، جب میں یہ فریضہ لے کر لوٹا، تو موسیٰ علیہ السلام پر گذرا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اللہ نے آپ کے لئے آپ کی امت پر کیا فرض کیا؟ میں نے کہا کہ پچاس نمازیں فرض کی ہیں، انہوں نے (یہ سن کر) کہا کہ اپنے اللہ کے پاس لوٹ جائیے، اس لئے کہ آپ کی امت (اس قدر عبادت کی) طاقت نہیں رکھتی، تب میں لوٹ گیا، تو اللہ نے اس کا ایک حصہ معاف

❶ سنن أبی داود: كتاب الأدب، باب فی صلاة العتمة، رقم الحديث: ۴۹۸۶

کر دیا، پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آیا اور کہا کہ اللہ نے اس کا ایک حصہ معاف کر دیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر وہی کہا کہ اپنے پروردگار سے رجوع کیجئے، کیونکہ آپ کی امت (اس کی بھی) طاقت نہیں رکھتی، پھر میں نے رجوع کیا تو اللہ نے ایک حصہ اس کا (اور) معاف کر دیا، پھر میں ان کے پاس لوٹ کر آیا اور بیان کیا، تو وہ بولے کہ آپ اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جائیں، کیونکہ آپ کی امت اس کی بھی طاقت نہیں رکھتی، چنانچہ پھر میں نے اللہ سے رجوع کیا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

هِیَ خَمْسٌ، وَهِیَ خَمْسُونَ، لاَ یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ. ❶

ترجمہ: (اب) یہ پانچ (رکھی) جاتی ہیں اور یہ (درحقیقت باعتبار ثواب کے) پچاس ہیں، میرے ہاں بات بدلی نہیں جاتی۔

پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آیا، انہوں نے کہا پھر اپنے پرودگار سے رجوع کیجئے، میں نے کہا (اب) مجھے اپنے پروردگار سے بار بار کہتے ہوئے حیاء شرم آتی ہے۔

نمازی شہید سے پہلے جنت میں چلا گیا

ایک قبیلہ کے دو شخص ایک ساتھ مسلمان ہوئے، ان میں سے ایک جہاد فی سبیل اللہ میں شہید ہو گئے اور دوسرے ایک سال بعد انتقال ہوا، حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ صاحب جن کا ایک سال بعد انتقال ہوا اس شہید سے پہلے جنت میں داخل ہو گئے، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو بڑا تعجب ہوا کہ شہید کا مرتبہ تو بہت بلند ہے، اس لئے جنت میں اسے پہلے داخل ہونا چاہئے تھا، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا (یعنی اس کی تقدیم وتاخیر کی وجہ پوچھی) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ صحیح البخاری: کتاب الصلاۃ، باب کیف فرضت الصلاۃ فی الإسراء، رقم الحدیث: ۳۴۹

أَلَيْسَ قَدْ صَامَ بَعْدَهُ رَمَضَانَ، وَصَلَّى سِتَّةَ آلافِ رَكْعَةٍ،أَوْ كَذَا وَكَذَا رَكْعَةً صَلاةَ السَّنَةِ؟❶

ترجمہ: (جس شخص کا بعد میں انتقال ہوا،) کیا تم اس کی نیکیاں نہیں دیکھتے کس قدر زیادہ ہوگئیں؟ کیا اس نے ایک رمضان کے روزے نہیں رکھے؟ اور سال بھر کی فرض نمازوں کی چھ ہزار اور اتنی اتنی رکعتیں زیادہ نہیں پڑھیں؟ (مراد کثرت ہے۔)

ان آیات اور احادیث سے اندازہ لگائیں کہ نماز کی کس قدر اہمیت وفضیلت ہے اور نماز نہ پڑھنے والوں کیلئے کس قدر سخت وعیدیں ہیں، اس لئے نماز کا بھرپور اہتمام ہونا چاہیے، جنگ ہو یا امن نماز نہیں چھوٹنی چاہیے، اگر نماز کسی عذر کی وجہ سے رہ بھی جائے تو فوراً قضاء کرنے چاہیے۔

جنگ کے موقع پر بھی نماز کا اہتمام

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ غزوہ خندق کے موقع پر (ایک مرتبہ) سورج غروب ہونے کے بعد آئے اور وہ کفار قریش کو برا بھلا کہہ رہے تھے، اور آپ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! سورج غروب ہوگیا، اور نماز عصر پڑھنا میرے لیے ممکن نہ ہوسکا، اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں نے بھی نہیں پڑھی۔ پھر ہم وادی بطحان میں گئے اور آپ نے وہاں نماز کے لیے وضو کیا، ہم نے بھی وضو بنایا۔ اس وقت سورج ڈوب چکا تھا، پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر پڑھائی اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔❷

❶مسند أحمد: مسند المكثرين من الصحابة،مسندأبی هريرة رضی الله عنه ، ج ۱۴ ص ۱۲۶، ۱۲۷ رقم الحديث: ۸۳۹۹

❷صحيح البخاری: كتاب مواقيت الصلاة،باب من صلى بالناس جماعة بعد ذهاب الوقت،رقم الحديث: ۵۹۶

غور کریں کہ کفار سے جنگ ہو رہی ہے عین جنگ کی حالت ہے، ایسے موقع پر بھی آپ نے نماز کو ترک نہیں کیا بلکہ بعد میں بقاعدہ نماز کی قضاء کی۔

اس میں امت کو حکم تھا کہ نماز معاف نہیں ہوتی، اگر وقت پر ادا نہ کی جا سکی تو بعد میں اُس کی قضاء لازم ہے، معلوم ہوا کہ حالتِ جنگ میں بھی نماز معاف نہیں ہے۔

مرض الموت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز کا اہتمام

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور میں نے کہا کہ آپ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اخیر مرض کی کیفیت کیوں نہیں بیان کرتیں؟ انہوں نے کہا: اچھا سنو! میں بیان کرتی ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے، پھر آپ نے پوچھا: کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں، یا رسول اللہ! وہ آپ کے منتظر ہیں، آپ نے فرمایا کہ میرے لئے طشت میں پانی رکھ دو، میں نہاؤں گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم لوگوں نے ایسا ہی کیا، پس آپ نے غسل فرمایا پھر کھڑا ہونا چاہا مگر آپ بیہوش ہو گئے، اس کے بعد ہوش آیا تو آپ نے پھر فرمایا کہ کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم نے عرض کیا نہیں، یا رسول اللہ! وہ آپ کے منتظر ہیں، آپ نے فرمایا کہ میرے لئے طشت میں پانی رکھ دو، چنانچہ رکھ دیا گیا پس آپ نے غسل فرمایا، پھر کھڑا ہونا چاہا مگر بیہوش ہو گئے، ہوش میں آئے پھر فرمایا کہ کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم لوگوں نے عرض کیا نہیں، یا رسول اللہ! وہ آپ کے منتظر ہیں اور لوگ مسجد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا

عشاء کی نماز میں انتظار کررہے تھے مجبوراً نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس کہلا بھیجا تاکہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، چنانچہ قاصد ان کے پاس پہنچا اور اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے اور (وہ نہایت نرم دل آدمی تھے) کہ اے عمر! تم لوگوں کو نماز پڑھادو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ تم اس کے زیادہ حقدار ہو، تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دنوں میں نماز پڑھائی۔ ''ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً،فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلاةِ الظُّهْرِ'' اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ میں (مرض کی) کچھ خفت پائی تو دو آدمیوں کے درمیان میں سہارا لے کر نماز ظہر کیلئے نکلے، ان میں سے ایک عباس تھے۔

اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، جب آپ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے، مگر آپ نے انہیں اشارہ فرمایا کہ پیچھے نہ ہٹیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ان کے پہلو میں بٹھا دو، چنانچہ ان دونوں آدمیوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا۔عبید اللہ کہتے ہیں کہ اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس طرح نماز پڑھنے لگے کہ وہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی اقتدا کرتے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی اقتدا کرتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے (نماز پڑھ رہے) تھے، عبید اللہ کہتے ہیں پھر میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے

کہا کہ میں تمہارے سامنے وہ حدیث پیش نہ کروں جو مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کے متعلق بیان کی ہے، انہوں نے کہا: لاؤ سناؤ، میں نے ان کے سامنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث پیش کی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کسی بات کا انکار نہیں کیا، صرف اتنا کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تمہیں اس شخص کا نام بھی بتایا جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا، میں نے کہا: نہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ ❶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کے سہارے نماز کیلئے آئے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

لَمَّا ثَقُلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اِسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِی بَيْتِی، فَأَذِنَّ لَهُ، فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْأَرْضَ، وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَرَجُلٍ آخَرَ. ❷

ترجمہ: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور مرض آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری بڑھ گئی، تو آپ نے اپنی بیویوں سے اجازت مانگی کہ میرے گھر میں آپ کی تیمارداری کی جائے، سب نے اجازت دے دی، پس آپ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر نکلے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں پیر زمین پر گھسٹتے جاتے تھے اور آپ حضرت عباس کے اور ایک اور شخص کے درمیان میں سہارا لگائے ہوئے تھے۔

یعنی بیماری کی اس شدت میں بھی آپ نے نماز نہیں ترک فرمائی، اور دو صحابہ کرام کا

❶ صحیح البخاری: کتاب الاذان، باب انما جعل الامام لیؤتم به، رقم الحدیث: ٦٨٧

❷ صحیح البخاری: کتاب الاذان، باب حد المریض ان یشھد الجماعة، رقم الحدیث: ٦٦٥

سہارا لے کر آپ مسجد آئے اس حال میں کہ آپ پاؤں زمین پر گھسیٹتے ہوئے جا رہے تھے، یعنی اپنے سہارے چلنے کی طاقت نہیں ہے، پھر بھی نماز کا اتنا اہتما ہے۔ یہ امت کو درس ہے کہ ہم معمولی بیماریوں کی وجہ سے نماز چھوڑ دیتے ہیں، جماعت میں شرکت نہیں کرتے ،آپ نے حالتِ صحت تو صحت ،مرض الموت کے ایام میں بھی نماز کا خوب اہتمام کر کے امت کو نماز کی عمل ترغیب دی ہے۔

نااہل لوگوں کی نشانی یہ ہے کہ وہ نماز کا اہتمام نہیں کرتے ،نماز کے معاملے میں غفلت کرتے ہیں۔

نااہل جانشین نماز کو ضائع کریں گے

قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے فرمایا:

﴿ فَخلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلاةَ ﴾(مریم: ۵۹)

ترجمہ: ان کے بعد نااہل لوگ آئے جنہوں نے نمازوں کا ضائع کر دیا۔

نماز کو ضائع کرنے پر اللہ نے ان کو نااہل کہا، معلوم ہوا اہلیت والا وہ ہوگا جو نماز کا اہتمام کرے گا۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ ﴾ ہلاکت ہے ان نماز پڑھنے والوں کے لئے ﴿ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلاتِهِمْ سَاهُونَ ﴾ جو اپنی نمازوں سے غافل ہوتے ہیں، جنہیں اپنی نماز کی فکر نہیں ہوتی ان کے لے ہلاکت ہے، قرآن کریم میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ جب جہنمیوں کو جہنم میں داخل کیا جائے گا تو ﴿مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ﴾ جب ان سے پوچھا جائے گا تمہیں جہنم میں کیوں داخل کیا گیا تو وہ کہیں گے ﴿ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ﴾ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز نہ پڑھنے والوں کے لیے بڑے سخت الفاظ میں وعیدیں بیان فرمائی ہیں۔

بے نمازی اللہ اور اسکے رسول کے ذمہ سے بری ہے

حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تَتْرُكِ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا، فَإِنَّهُ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ. ❶

ترجمہ: نماز کو جان بوجھ کر نہ چھوڑنا اس لیے کہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی تو اللہ اور اسکے رسول کا ذمہ اس سے بری ہے۔

جس نے نماز چھوڑی اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَاسَهْمَ فِي الْإِسْلَامِ لِمَنْ لَا صَلَاةَ لَهُ. ❷

ترجمہ: جوشخص نماز نہیں پڑھتا اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔

حضرات صحابہ کرام نماز چھوڑنے کو کفر سمجھتے تھے

حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں:

كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ. ❸

صحابہ کرام کسی کام کے چھوڑنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے سوائے نماز کے، صحابہ کرام کی نظر میں وہ شخص کافر تھا جو نماز نہ پڑھتا تھا، آج صرف جمعہ کے دن ہماری مسجدوں میں نمازی نظر آتے ہیں، باقی نمازوں میں تعداد بہت کم ہوتی ہے، فجر کی نماز میں تو تعداد بہت

❶ مسند أحمد: مسند القبائل، حديث أُم أيمن، ج ۴۵ ص ۳۵۷، رقم الحديث: ۲۷۳۶۴

❷ مسند البزار: مسند أبى حمزه أنس بن مالك، ج ۱۵ ص ۱۷۶، رقم الحديث: ۸۵۳۹

❸ سنن الترمذى: أبواب الإيمان، باب ما جاء فى ترك الصلاة، رقم الحديث: ۲۶۲۲

محدود ہوتی ہے، تو شاید ہم نے یہ سمجھا ہے کہ جمعہ کی دن نماز فرض ہے۔ جس رب نے جمعہ فرض کیا ہے اسی رب نے فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء بھی فرض کی ہے، اس لئے جمعہ کیساتھ ساتھ دیگر نمازوں کا بھی اہتمام کرنا چاہیے۔

حضرت عمر فارق رضی اللہ عنہ کا نماز کیلئے ہوش میں آنا

حضرت مِسوَر بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطّاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، (وہ بے ہوش تھے اور) ان کے اوپر کپڑا ڈالا ہوا تھا، میں نے پوچھا: آپ لوگوں کی ان کے بارے میں کیا رائے ہے؟ ان لوگوں نے کہا: جیسے آپ مناسب سمجھیں، میں نے کہا: آپ لوگ انھیں نماز کا نام لے کر پکاریں (نماز کا سنتے ہی ہوش میں آجائیں گے،) کیوں کہ نماز ہی ایک ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے یہ سب سے زیادہ گھبرائیں گے، چنانچہ لوگوں نے کہا: امیرالمومنین! نماز (کا وقت ہو گیا ہے،) اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وَلا حَقَّ فِي الْإِسْلَامِ لِمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى، وَإِنَّ جُرْحَهُ لَيَثْعَبُ دَمًا ❶

ترجمہ: جو آدمی نماز چھوڑ دے اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی اور ان کے زخم میں سے خون بہہ رہا تھا۔

انکے دل میں نماز کی کتنی ہی اہمیت تھی کہ بے ہوشی سے ہوش میں آئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نگاہ میں باجماعت نماز کی اہمیت

حضرت ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

❶ تعظيم قدر الصلاة للمروزی: ج ۲، ص ۸۹۶، رقم الحديث: ۹۲۸/المعجم الأوسط: باب الميم، ج۸ ص ۱۳۰، رقم الحديث: ۸۱۸۱

ایک دن حضرت سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کو فجر کی نماز میں نہیں پایا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بازار گئے، حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کا گھر مسجد اور بازار کے درمیان تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت سلیمان کی والدہ حضرت شفاء کے پاس سے گزرے تو ان سے فرمایا، آج صبح کی نماز میں، میں نے سلیمان کو نہیں دیکھا، تو ان کی والدہ نے فرمایا کہ وہ رات کو تہجد کی نماز پڑھتے رہے، اس لیے صبح ان کی آنکھ لگ گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَانْ أَشْهَدَ صَلَاةَ الصُّبحِ فِيْ جَمَاعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُوْمَ لَيْلَةً. ❶

ترجمہ: فجر کی جماعت میں شریک ہونا مجھے ساری رات عبادت کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا نماز کی خاطر علاج نہ کرانا

حضرت مسیّب بن رافع رحمہ اللہ کہتے ہیں: کہ جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی نگاہ جاتی رہی، تو ایک آدمی نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کیا کہ اگر آپ میرے کہنے پر سات دن اس طرح صبر سے گزاریں کہ ان میں آپ چت لیٹ کر اشارے سے نماز پڑھیں، تو میں آپ کا علاج کروں گا، ان شاء اللہ آپ ٹھیک ہو جائیں گے، اس پر حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ، حضرت ابو ہریرہ اور دوسرے بہت صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین سے آدمی بھیج کر اس بارے میں پوچھا؟ ہر ایک نے یہی جواب میں کہا کہ اگر آپ کا ان سات دنوں میں انتقال ہو گیا، تو پھر آپ نماز کا کیا کریں گے؟ اس پر انھوں نے اپنی آنکھوں کو ایسے ہی رہنے دیا اور ان کا علاج نہ کروایا۔ ❷

نماز کی اتنی پابندی تھی کہ زندگی بھر آنکھوں کا علاج نہ کروایا، انکے ہاں نماز کی اتنی اہمیت اور مقام تھا۔

---

❶ موطأ مالک: کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی العتمۃ ولصبح، رقم الحدیث: ۴۳۲

❷ المستدرک علی الصحیحین: کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر وفاۃ عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ عنہ، رقم الحدیث: ۶۳۱۹

جسم میں تین تیر لگنے کے باوجود صحابی رسول کا نماز کا نہ توڑنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقامِ نخل کی جانب غزوۂ ذات الرقاع کے لیے نکلے۔ایک مسلمان نے کسی مشرک کی بیوی کو قتل کر دیا (یا اسے قید کرلیا) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے واپس آرہے تھے اس عورت کا شوہر آیا جو کہ کہیں گیا ہوا تھا، جب اسے بیوی کے قتل ہونے کی خبر ملی تو اس نے قسم کھائی کہ جب تک وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صحابہ کا خون نہیں بہالے گا اس وقت تک وہ چین سے نہیں بیٹھے گا۔ چنانچہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل پڑا، آپ نے راستہ میں ایک جگہ پڑاؤ ڈالا۔آپ نے فرمایا: آج رات ہمارا پہرہ کون دے گا؟ ایک مہاجر اور ایک اَنصاری نے اپنے آپ کو پہرہ کے لیے پیش کیا اور انھوں نے کہا: یارسول اللہ! ہم پہرہ دیں گے۔آپ نے فرمایا کہ تم دونوں اس وادی کی گھاٹی کے سرے پر چلے جاؤ۔ یہ دونوں حضرت عمار بن یاسر اور حضرت عبّاد بن بشر رضی اللہ عنہما تھے۔ چنانچہ یہ دونوں گھاٹی کے سرے پر پہنچے تو اَنصاری نے مہاجر صحابی سے کہا: ہم دونوں باری باری پہرہ دیتے ہیں، ایک پہرہ دے اور دوسرا سو جائے۔اب تم بتاؤ کہ میں کب پہرہ دوں، شروع رات میں یا آخر رات میں؟ مہاجر صحابی نے کہا: نہیں، تم شروع رات میں پہرہ دو۔ چنانچہ مہاجر صحابی لیٹ کر سو گئے اور اَنصاری کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ چنانچہ وہ آدمی آیا (جس کی بیوی قتل ہوئی تھی)۔جب اس نے دور سے ایک آدمی کھڑا ہوا دیکھا تو وہ یہ سمجھا کہ یہ (مسلمانوں کے) لشکر کا جاسوس ہے۔ چنانچہ اس نے ایک تیر مارا جو اِن اَنصاری کو آکر لگا، اَنصاری نے وہ تیر نکال کر پھینک دیا اور نماز میں کھڑے رہے۔اس نے دوسرا تیر مارا وہ بھی آکر ان کو لگا، انھوں نے اسے بھی نکال کر پھینک دیا اور نماز میں کھڑے رہے۔اس آدمی نے تیسرا تیر مارا وہ بھی آکر ان کو لگا، انھوں

نے اسے بھی نکال کر پھینک دیا، اور پھر رکوع اور سجدہ کر کے (نماز پوری کی اور) اپنے ساتھی کو جگایا اور اس سے کہا: اُٹھ بیٹھو، میں تو زخمی ہو گیا ہوں۔ وہ مہاجر جلدی سے اُٹھے۔ اس آدمی نے جب (ایک کی جگہ) دو کو دیکھا تو سمجھ گیا کہ ان دونوں حضرات کو اس کا پتہ چل گیا ہے۔ چنانچہ وہ تو بھاگ گیا، جب مہاجر صحابی نے اَنصاری کے جسم میں سے کئی جگہ خون بہتے ہوئے دیکھا تو انھوں نے کہا: سبحان اللہ! جب اس نے آپ کو پہلا تیر مارا تو آپ نے مجھے اس وقت کیوں نہیں اُٹھایا؟ اَنصاری نے کہا کہ میں ایک سورت پڑھ رہا تھا تو میرا دل نہ چاہا کہ اسے ختم کرنے سے پہلے چھوڑ دوں، لیکن جب اس نے لگاتار مجھے تیر مارے تو میں نے نماز ختم کر کے آپ کو بتا دیا۔ اور اللہ کی قسم! جس جگہ کے پہرے کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا تھا، اگر اس جگہ کے پہرے کے رہ جانے کا خطرہ نہ ہوتا تو میں جان دے دیتا اور سورت کو بیچ میں نہ چھوڑتا۔ ❶

میں موذن کی آواز پر لبیک کیوں نہ کہوں

حضرت مصعب فرماتے ہیں کہتے ہیں کہ: حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر نے مؤذن کی آواز سنی اور ان کی حالت یہ تھی کہ ان کی روح نکلنے والی تھی یعنی قریب المرگ تھے، تو انہوں نے کہا کہ میرا ہاتھ پکڑو، ان سے کہا گیا کہ تم تو بیمار ہو، تو انہوں نے جواب دیا کہ میں اللہ کے داعی (مؤذن) کی آواز سنتا ہوں پھر میں اس پر لبیک نہ کہوں، لوگوں نے ان کا ہاتھ پکڑا اور ان کو مسجد تک پہنچا دیا، پس وہ امام کے ساتھ مغرب کی نماز میں شریک ہو گئے، سو انہوں نے مغرب کی ایک رکعت ادا کی پھر انتقال فرما گئے۔ ❷

❶ صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة ،باب نواقضى الوضوء، ج۳ ص ۳۷۵، رقم الحديث: ۱۰۹۶

❷ سير أعلام النبلا: ترجمة: عامر بن عبدالله بن الزبير، ج۵ ص ۲۲۰

اتنی نماز کی پابندی تھی کہ قریب المرگ تھے لیکن پھر بھی نماز نہیں چھوڑی، ایک رکعت پڑھی اور دوسری میں انتقال کر گئے۔

قبر میں نماز پڑھنے کی دُعا

حضرت حماد بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۷ھ) کو یہ دُعا کرتے ہوئے سنا:

اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ أَعْطَيْتَ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ الصَّلَاةَ فِيْ قَبْرِهِ فَأَعْطِنِيْهَا ❶.

ترجمہ: اے اللہ! اگر تو مخلوق میں کسی کو قبر میں نماز پڑھنے کی اجازت دے تو مجھے یہ اجازت دے عطا فرما کہ میں قبر میں نماز پڑھوں۔ (اور یہی ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انکی دعا قبول کر لی۔)

روای فرماتے ہیں کہ اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اپنے ہاتھوں سے حضرت ثابت رحمہ اللہ کو ان کی قبر میں اتارا میرے ساتھ حمید الطّویل بھی تھے، جب ہم آپ کے اوپر کچی اینٹیں برابر کر رہے تھے اس وقت ایک اینٹ قبر میں گر گئی، تو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ حضرت ثابت رحمہ اللہ قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں۔

نماز سے ایسی محبت اور لگاؤ ہے کہ اے اللہ! دنیا میں تو نماز کا اہتمام رہا، یا اللہ اگر قبر میں نماز پڑھنے کی اجازت ہو تو مجھے یہ موقع عطا فرما، صدقِ دل سے یہ دعا تھی رب العالمین نے اپنی بارگاہ میں قبول فرمائی، ابھی قبر مکمل تیار بھی نہیں ہوئی اور وہ نماز پڑھ رہے تھے، اللہ رب العزت بسا اوقات ترغیب اور ترہیب کے لیے ایسے واقعات نمودار فرما دیتے ہیں۔

---

❶ حلية الأولياء: ترجمة: ثابت البناني، ج ۲ ص ۳۱۹/ شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: ص ۱۸۸

نماز اور دعا کے ذریعے سے غیبی مدد

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی تھے، ان کی کنیت ابو معلق تھی۔ وہ تجارت کرتے تھے، اس کے علاوہ لوگوں کا مال لے کر مختلف علاقوں میں جاتے اور خرید وفرخت کرتے تھے، نہایت عبادت گزار اور پرہیز گار بھی تھے۔ ایک مرتبہ سامان تجارت لے کر کسی شہر جا رہے تھے کہ راستہ میں انہیں ایک ڈاکو نے روک لیا۔ کہنے لگا:

ضَعْ مَا مَعَکَ فَإِنِّيْ قَاتِلُکَ.

ترجمہ: جو کچھ تمہارے پاس ہے اس کو رکھ دو، کیوں کہ میں تمہیں قتل کر دوں گا۔

ابو معلق نے کہا: ٹھیک ہے، تم ڈاکو ہو تمہیں میرے مال ومتاع سے غرض ہے۔ مجھے قتل کر کے تمہیں کیا ملے گا! تم میرا سامان لے لو اور مجھے جانے دو۔

ڈاکو مسکرایا اور کہنے لگا کہ دیکھو جہاں تک مال کا تعلق ہے، وہ تو میرا ہے ہی، مگر میں مال کے ساتھ صاحبِ مال کو قتل بھی کرتا ہوں۔

ابو مِعلق نے اس کو بہت سمجھایا اور قائل کرنے کی کوشش کی، مگر وہ ماننے کو تیار ہی نہیں تھا۔ آخر ابو معلق اس سے کہنے لگے:

إِذْ أَبَیْتَ فَذَرْنِيْ أُصَلِّيْ أَرْبَعَ رَکَعَاتٍ.

ترجمہ: ٹھیک ہے، اگر تم مجھے قتل ہی کرنا چاہتے ہو تو مجھے چار رکعت نماز پڑھنے کی اجازت دے دو۔

ڈاکو کہنے لگا: جتنی مرضی نماز پڑھو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

ابو مِعلق نے وضو کیا اور نفل پڑھنے لگے، ادھر ڈاکو ان کے سر پر کھڑا ہے اور منتظر ہے،

کب وہ نماز ختم کریں اور وہ ان کو قتل کر دے۔ آخر سجدہ میں انھوں نے اللہ کے حضور خصوصی دعا فرمائی:

يَا وَدُوْدُ، يَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ، يَا فَعَّالُ لِّمَا يُرِيْدُ، أَسْأَلُكَ بِعِزِّكَ الَّذِیْ لَا يُرَامُ، وَمُلْكِكَ الَّذِیْ لَا يُضَامُ وَبِنُوْرِكَ الَّذِیْ مَلَأَ أَرْكَانَ عَرْشِكَ، أَنْ تَكْفِيَنِیْ شَرَّ هٰذَا اللِّصِّ، يَا مُغِيْثُ أَغِثْنِیْ، يَا مُغِيْثُ أَغِثْنِیْ، يَا مُغِيْثُ أَغِثْنِیْ. ❶

ترجمہ: اے بہت زیادہ محبت کرنے والے! اے بزرگ ترین عرش کے مالک! اے جو چاہے وہ کرنے والے! میں تیری اس عزت کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جس تک کسی کی رسائی نہیں ہوسکتی اور تیری اس سلطنت کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں جہاں ظلم وزیادتی نہیں ہوتی اور تیرے اس نور کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں، جس نے تیرے عرش کے اردگرد کو بھر رکھا ہے کہ تو اس ڈاکو کے شر سے میری حفاظت فرما، اے فریادرس! میری فریادرسی فرما۔ اے پکار سننے والے! میری پکار سن۔ اے مظلموں کا جواب دینے والے! مجھے اس ظالم سے بچا۔

تین مرتبہ انھوں نے اس دعا کو دہرایا اور ادھر اللہ کی رحمت جوش میں آ گئی۔ ایک گھڑ سوار تلوار اپنی ہاتھ میں لیے ہوا سیدھا اس ڈاکو کی طرف بڑھا اور آناً فاناً اس کو چیر پھاڑ کر رکھ دیا۔ پھر ابو معلق اس شہسوار کی طرف بڑھے اور اسے سے پوچھا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کون ہیں؟ آج آپ کی بروقت مدد کی وجہ سے میری جان بچ

❶ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة للالكائی: ج ۹ ص ۱۶۶ / أسد الغابة فی معرفة الصحابة، ترجمة: أبو معلّق الأنصاری، ج ۶ ص ۲۸۹، رقم الترجمة: ۶۲۶۷

گئی، ورنہ یہ ڈاکوتو مجھے قتل ہی کر دیتا۔

شہسوار نے کہا: میں چوتھے آسمان کا فرشتہ ہوں، جب تم نے پہلی مرتبہ دعا مانگی تو میں نے آسمان کے دروازوں پر کھٹکھٹانے کی آواز سنی، جب تم نے دوسری مرتبہ دعا مانگی تو میں نے آسمان والوں کی ایک زوردار آواز سنی، جب تم نے تیسری مرتبہ دعا مانگی تو کہا گیا کہ ایک پریشان حال دعا مانگ رہا ہے۔ میں نے اللہ رب العزت سے عرض کی کہ مجھے اس کے دشمن کے قتل پر مقرر فرما دیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص وضو کرے، چار رکعت نماز پڑھے اور مذکورہ دعا پڑھے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے خواہ وہ پریشان حال ہو یا نہ ہو۔

تو نماز میں کتنی برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جان بچائی دی، اور چوتھے آسمان کے فرشتے کو مدد کے لیے اتار دیا۔

نماز اور دعا کے ذریعے قید سے رہائی

حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ نے فرمایا:

جب قید کا مشہور واقعہ پیش آیا تو مجھے بھی قید خانے میں ڈال دیا گیا۔ایک ہی قید خانے میں انتہائی تنگ جگہ میں بہت سے لوگوں کے ہمراہ مجھے بھی رکھا گیا، ہر آدمی کو صرف اتنی جگہ ملی ہوئی تھی کہ جس میں وہ بمشکل بیٹھ سکتا تھا، چنانچہ سارے قیدی کھانا بھی اسی جگہ کھاتے، قضائے حاجت بھی وہیں کرتے اور اسی جگہ نماز بھی پڑھتے۔

فرمایا: بحرین کا ایک آدمی لایا گیا اور اسے بھی ہمارے ساتھ قید کر دیا گیا جس سے جگہ اور تنگ ہوگئی، چنانچہ وہ لوگ اس کی وجہ سے بہت کڑھن محسوس کرنے لگے۔تو اس نے کہا: صبر کرلو، صرف آج کی رات ہے۔

پھر جب رات ہوئی تو وہ کھڑے ہوکر نماز پڑھنے لگا اور کہا:

یَارَبِّ مَنَنْتُ عَلَیَّ بِدُنِکَ وَعَلَّمْتَنِیْ کِتَابَکَ ثُمَّ سَلَّطْتَّ عَلَیَّ شِرَارَخَلْقِکَ یَارَبِّ اَلَّیْلَۃَ لَااَصْبَحُ فِیْہِ.

ترجمہ:اے پروردگار!اے پروردگار!تو نے مجھے اپنا دین عطا کیا اوراپنی کتاب سکھائی،اس کے بعد تو نے مجھ پر اپنی بدترین مخلوق مسلط کردی،پس آج کی رات،آج کی رات،میں صبح تک اس حالت میں نہیں رہ سکتا۔

چنانچہ ابھی صبح ہونے بھی نہ پائی تھی کہ قید خانے کا دروازہ بجا کہ بحرین کا آدمی کہاں ہے؟بحرین کا آدمی کہاں ہے؟

تو ہم سب نے سوچا:اسے اس وقت اس لیے بلایا گیا ہے کہ حجاج اسے قتل کردے گا لیکن ہمارا غلط ثابت ہوا اور ہمیں سلام کرکے کہنے لگا:

أَطِيعُوا اللَّهَ لَا يُعْصِكُمْ. (1)

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو وہ تمہیں ضائع نہیں کرے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھو نماز پڑھو اور یہ دعا پڑھو

مہدی نے ایک رات خواب دیکھا تو خوب زدہ ہوکر جاگ گیا،اپنے سپاہی کو بلایا اور ان سے کہا:تم اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھ کر اس بات کی قسم کھاؤ کہ ابھی جو حکم میں تمہیں دوں گا اس کی تعمیل کروگے۔وہ سپاہی کہتا ہے:میں نے کہا:کہاں میرا ہاتھ اور کہاں امیرالمؤمنین کا سر مبارک؟لیکن میں ضرور اس کو پورا کروں گا اور میں نے عہدو پیمان کیا کہ میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا۔

مہدی نے کہا:یہ دستخط نامہ لو،قید خانے جاؤ اور فلاں علوی حسینی کو ڈھونڈو اور جب وہ تمہیں مل جائے تو اسے قید سے نکال کردو باتوں کا اختیار دو کہ یا تو وہ ہمارے پاس آزاد

(1) الفرج بعد الشدۃ لابن أبی الدنیا: ص ۶۰،الرقم: ۵۴

ہوکر عزت وعیش کے ساتھ رہے یا پھر گھر والوں کی طرف لوٹ جائے۔
اگر وہ جانا پسند کرے تو تم اسے فلاں فلاں چیز اور اتنا اتنا سامان دے دینا اور اگر وہ یہاں رہنا پسند کرے تو اسے اتنا، اتنا مال دے دینا۔

سپاہی نے وہ دستخط نامہ اٹھایا اور جیل کی طرف چل پڑا، چنانچہ میں نے جیل میں داخل ہوکر اس نوجوان کر ڈھونڈا تو وہ مجھے مل گیا، وہ نکل کر میرے پاس آیا، وہ ایک بوسیدہ کپڑے کی طرح نظر آرہا تھا، میں نے اسے امیر المؤمنین کا پیغام سنایا اور اس کو دونوں صورتوں سے آگاہ کیا۔اس نے پیغام سن کر مدینہ منورہ اپنے گھر والوں کے پاس جانے کو اختیار کیا تو میں نے تحفے اور سواریاں اس کے حوالے کیے، جب وہ سوار ہوکر جانے کے لیے آیا تو میں نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے تم پر سے مشقت کو دور کیا، کیا تم جانتے ہو کہ امیر المؤمنین نے تمہیں کس وجہ سے رہا کیا؟ قیدی کہنے لگا: جی ہاں! میں رات کو سویا تھا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، مجھے جگایا اور کہا: اے وہ شخص جس پر ظلم کیا گیا، میں نے کہا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قُمْ،فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَقُلْ بَعْدَ الْفَرَاغِ،يَا سَابِقَ الْفَوْتِ وَيَاسَامِعَ الصَّوْتِ وَيَانَاشِزَ الْعِظَامِ بَعْدَ الْمَوْتِ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ لِيْ مِنْ أَمْرِيْ فَرَجاًوَمَخْرَجاً اِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَتَقْدِرُوَلَا أَقْدِرُوَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ يَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.(1)

ترجمہ: اٹھو اور دو رکعت نماز پڑھو اور اس کے بعد یہ کہو: اے پکار کو سننے والے، اے موت کے بعد ہڈیوں کو ترتیب دے کر زندہ کرنے والے! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے گھر والوں پر سلامتی اور برکت نازل کیجئے۔اور میرے اس معاملہ میں آسانی کر دیجئے اور نکلنے کا کوئی ذریعہ بنا دیجئے۔آپ کو پورا علم ہے اور مجھے علم نہیں اور آپ ہی قدرت رکھتے ہیں اور مجھ میں

(1) الفرج بعد الشد للتنوخی،الباب السادس، ج۲ ص ۲۳۹، ۲۴۰

کوئی قدرت نہیں ، اوراے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے! آپ تو غیب کی باتوں کو بھی خوب جاننے والے ہیں۔

وہ قیدی کہتا ہے: میں اٹھا، نماز پڑھی اوران کلمات کو مسلسل دہراتا رہا یہاں تک کہ مہدی نے مجھے بلالیا۔

سپاہی کہتا ہے: میں نے اللہ کا شکرادا کیا کہ جس نے مجھے اس نوجوان سے اس بات کی پوچھنے کی توفیق دی۔ میں مہدی کے پاس گیا اوران کو سارا قصہ سنادیا۔ انہوں نے کہا: خدا کی قسم! اس نے سچ کہا، میرے پاس خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اورانہوں نے مجھے اسے رہا کرنے کا حکم فرمایا۔

مفکر اسلام حضرت مفتی محمود صاحب رحمہ اللہ اور نماز کا اہتمام

حیدرآباد میں ایک عوامی جلسہ تھا جس میں وزیراعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو چاروں صوبوں کے گورنر اور وزرائے اعلیٰ بھی اسٹیج پر موجود تھے، لاکھوں کا مجمع تھا حضرت مولانا مفتی محمود رحمہ اللہ بھی بحیثیت وزیر اعلیٰ اسٹیج پر تشریف فرما تھے۔ بھٹو صاحب کی تقریر جاری تھی، دوران تقریر مسجد سے مغرب کی آذان کی آواز آنی شروع ہوئی تو بھٹو صاحب نے تقریر روک دی جوں ہی اذان ختم ہوئی تو بھٹو صاحب نے دوبارو تقریر شروع کردی، حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے وہیں اسٹیج پر اپنا رومال بچھا کرنماز کی نیت باندھ لی۔

ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد　　　فدائی یک تن بیگانہ کہ اشنا باشند

صبح کو اخبارات نے جلسے کی رپنج کرتے ہوئے تصویروں کے ساتھ جوسرخی باندھی وہ تھی ’’لاکھوں میں ایک‘‘ لاکھوں کے مجمع میں صرف حضرت مفتی محمود صاحب رحمہ اللہ ہی وہ واحد شخصیت تھے جو سرکاری پروٹوکول کی پرواہ کیے بغیر موذن کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے پروردگار کے سامنے سربسجود ہوگئے، تو مجھ کو بھری بزم میں تنہا نظر آیا۔ ❶

❶ سوانح قائد ملت ص:۹۲

حضرت مفتی محمود صاحب رحمہ اللہ کا تیمّم اور اشاروں سے نماز پر موت کو ترجیح

حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ: حضرت مفتی صاحب شدید بیمار تھے، ڈاکٹر عبدالصمد اور سرجن عبدالرحمٰن صاحب آپ کے معالج تھے، ان دونوں نے جب زیادہ بے آرامی دیکھی تو آپ کو کاڈیو وِلا کر نہایت نگہداشت کے وارڈ میں لاکر داخل کر دیا اور آپ کے جسم پر وہ آلہ منسلک کر دیا جس سے کہ چوبیس گھنٹے آپ کے دل کی رفتار کا پتہ چلتا رہتا تھا، اس طرح حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کو بالکل بے قابو کر دیا، اب آپ نہ ہل سکتے تھے اور نہ اُٹھ سکتے تھے۔ غالباً عصر یا مغرب کی نماز کا وقت ہوا، حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے اپنے خدام حسن اور حسین (یہ طلبہ ہمارے جامعہ کے طالب علم ہیں اور فرانس کی نوآبادی ''ری یونین'' کے رہنے والے ہیں یہ کراچی میں مفتی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں رہتے تھے) سے کہا کہ مجھے اُٹھا کر اوپر کر دو۔ انھوں نے اوپر کیا تو آپ نے ہاتھوں سے ان چیزوں کو نکال دیا اور خود وضو کرنے تشریف لائے تو حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مجھ سے تیمّم اور اشاروں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی جاتی، زیادہ سے زیادہ مر ہی جاؤں گا مگر نماز کے لیے آپ کو اپنی یہ پابندی ختم کرنا پڑے گی۔ ❶

دیکھیں نماز کا کتنا اہتمام ہے کہ طبیعت کی ناسازی کے باوجود وضو کا اہتمام کرتے اور کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے تھے۔

تو نماز میں سستی نہیں کرنی چاہیے، بسا اوقات انسان اس کی وجہ سے عذابِ قبر میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

❶ قومی ڈائجسٹ: ص۱۳۲

نماز میں سستی کے سبب قبر آگ کے شعلوں سے بھر گئی

ایک شخص کی بہن فوت ہوگئی اسکو دفن کرتے وقت ایک تھیلی جس میں رقم تھی اس قبر میں گر گئی جس کا پتہ نہ چل سکا۔ جب سارے لوگ واپس چلے گئے اسکو اپنی تھیلی یاد آئی تو اس نے قبر کھولی، دیکھا تو قبر آگ کے شعلوں سے بھری ہوئی تھی فوراً قبر کو بند کر کے روتا ہوا گھر واپس آیا، یہ ماجرا اپنی والدہ کو بتایا، دریافت کیا کہ میری بہن کا کیا گناہ تھا جو اتنے سخت عذاب میں مبتلا ہے، تو ماں نے روتے ہوئے بتایا کہ وہ نماز میں سستی کرتی تھی۔ یہ اس کا خاتون کا حال ہے جو نماز پڑھتی تھی لیکن سستی کرتی تھی، اندازہ کیجیے اس شخص کا کیا حال ہوگا جو بالکل ہی نماز نہ پڑھتا ہو۔ ❶

معلوم ہوا کہ نماز میں سستی کرنا وہ گناہ ہے جس کی وجہ سے انسان عذاب قبر میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح نماز کے استہزاء سے بھی بچنا چاہیے، بسا اوقات اللہ رب العزت دنیا میں اس کی عبرت ناک سزا دیتا ہے۔

دوران نماز بے ہودہ بکنے پر خنزیر کی صورت میں مسخ ہوگیا

۷۸۲ھ میں حلب سے عجیب و غریب خبر پہنچی کہ امام صاحب نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک شخص نے بے ہودہ بکنا شروع کیا، امام صاحب نے نیت نہ توڑی بلکہ نماز پوری کر کے جب سلام پھیرا تو لوگوں نے دیکھا کہ اس بے ہودہ بکنے والے کی صورت خنزیر کی سی ہوگئی ہے اور جنگل کی طرف بھاگا چلا جا رہا ہے لوگوں نے یہ دیکھ کر بڑا تعجب کیا اور ہر طرف اطلاع بھیجی۔ ❷

اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے بسا اوقات عبرت کے لیے ایسے واقعات نمودار ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اس نجس شخص کو نجس العین مخلوق خنزیر کی صورت میں مسخ کر دیا۔ بہر حال استہزا سے اور نماز ترک کرنے سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے۔

---

❶ الكبائر للذهبي: الكبيرة الرابعة فی ترک الصلاة، ج ۱ ص ۲۵

❷ إِنباء الغمر بأبناء العمر: ج ۱ ص ۲۱۰/ تاريخ الخلفاء: المتوكل على الله ص ۳۵۲

جان بوجھ کر نماز چھوڑنے کا گناہ

امام ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''الکبائر'' میں ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ موسی علیہ السلام کے پاس ایک عورت آئی اور کہا: میں نے گناہ کیا ہے، بہت بڑا گناہ کیا ہے اور میں اللہ سے توبہ کرتی ہوں کہ اللہ میرے گناہ کو معاف کرے، آپ بھی اللہ کے جلیل القدر پیغمبر ہیں، آپ بھی دعا کریں اللہ میرے گناہ کو معاف کردے۔ حضرت موسی علیہ السلام نے پوچھا: تو نے کیا گناہ کیا؟ اس خاتون نے آگے سے جواب دیا:

إِنِّي زَنَيْتُ وَوَلَدتُّ وَلَداً فَقَتَلْتُهُ

ترجمہ: میں نے زنا کیا اور زنا سے جو بچہ پیدا ہوا تو میں نے اس کو قتل کر دیا۔

تو یہ مجھ سے بڑا گناہ ہوا ہے، آپ کلیم اللہ ہو، آپ میرے لئے دعا کریں، اللہ تعالیٰ میرے گناہ کو معاف کردے، حضرت موسی علیہ السلام نے فوراً کہا: یہاں سے جا، کہیں تیری وجہ سے ہم بھی اللہ کے عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں، تو نے بہت بڑا گناہ کیا ہے۔ موسی علیہ السلام نے اس خاتون کو بھیج دیا وہ خاتون چلی گئی، حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور موسی علیہ السلام سے کہا آپ نے خاتون کو کیوں بھیجا؟ فرمایا: خاتون نے کہا میں نے زنا کیا، قتل کیا، موسی علیہ السلام نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اے موسی! کیا میں تجھے نہ بتاؤں زنا اور قتل سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ حضرت موسی علیہ السلام نے فرمایا: ضرور بتائیں، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: ''تَارِكُ الصَّلَاةِ عَامِدًا مُتَعَمِّدًا'' جان بوجھ کے نماز چھوڑنا زنا اور قتل سے بڑا گناہ ہے۔ [1]

اس لئے نماز چھوڑنا گناہوں میں ایک بڑا گناہ ہے، ہم میں سے ہر ایک آدمی اس بات کی کوشش کرے کہ اپنے آپ کو اس گناہ سے بچائے، خود بھی نماز کا اہتمام کریں، اپنی اولاد کو بھی نماز کا پابند بنائیں۔

[1] الکبائر للذھبی: الکبیرة الرابعة فی ترک الصلاة، ج ا ص ۲۵

نماز میں سستی اور لاپرواہی کی وجہ سے مختلف امراض کا شکار ہونا

میں دیال سنگھ کالج میں تھا، جب وہاں پروفیسر ظہور احمد صاحب تبدیل ہو کر آئے، ان سے مل کر بہت خوشی ہوئی، دھیمے مزاج کے باوقار اور مدبر انسان تھے، بہت خوش اخلاق تھے، عربی ان کا مضمون تھا، مگر یہ دیکھ کر مجھے تعجب اور دکھ ہوا کہ وہ نمازوں کے معاملے میں بہت تساہل کرتے تھے، کالج اوقات میں صرف ظہر ہی کا وقت آتا تھا، قریب ہی مسجد تھی، الحمدللہ ثم الحمدللہ جونہی وقت ہوتا میں مسجد میں چلا جاتا، اور باجماعت نماز ادا کرتا، مگر ظہور صاحب سٹاف روم میں بیٹھے گپ شپ میں مصروف رہتے، نماز کا احساس انہیں بالکل مضطرب نہیں کرتا تھا۔

ظہور صاحب کا گھر کالج کے قریب ہی تھا اور عام نمازیں انہیں اسی مسجد میں پڑھنی چاہئیں تھیں، لیکن کئی بار ایسا ہوا کہ کسی کام کی وجہ سے مجھے عصر اور مغرب کی نمازیں اسی مسجد میں پڑھنے کا اتفاق ہوا، مگر ظہور صاحب کبھی بھی مسجد میں نظر نہیں آئے، یوں لگتا ہے کہ وہ نماز کی پروا کرتے ہی نہ تھے، حالانکہ راسخ العقیدہ مسلمان تھے اور اسلامی فکر کی حامل اساتذہ کی ایک تنظیم کے مرکزی رہنما بھی تھے۔

شاید اس کوتاہی اور ایک فرضِ عین سے مسلسل تغافل برتنے کا نتیجہ تھا کہ پروفیسر ظہور کئی طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو گئے، پہلے موٹاپا ہوا، پھر شوگر ہو گئی، جس کا شدید اثر بینائی پر پڑا، اور پھر وہ دل کے عارضے میں مبتلا ہو گئے، اور اسی عارضے نے انہیں پچپن سال کی عمر میں ایک روز قبر میں پہنچا دیا، بالکل درست ہے، قرآن پاک کا یہ فرمان کہ ''اللہ لوگوں پر ظلم وزیادتی نہیں کرتا، بلکہ لوگ خود اپنے آپ پر ظلم وزیادتی کرتے ہیں۔ (یونس:۴۴) ❶

❶ مکافات عمل: ص ۱۵۲

نماز میں غفلت کے سبب نااہل اولاد کی وجہ سے ذہنی اذیت کا شکار ہونا

جمیل خان عجیب متضاد خوبیوں کے حامل تھے۔ ایک دینی جماعت کے دیرینہ رکن، کتابوں سے گہری محبت، ایک دینی تحریک کے بارے میں غیر معمولی معلومات، مگر نمازوں میں تساہل، خاندان کے سربراہ کی حیثیت سے اپنے فرائض کے معاملے میں غیر ذمہ داری، غیر سنجیدگی اور طنز، تمسخر اور غیبت کے کلچر سے وابستگی۔

جمیل خان اس جماعت کے ایک ادارے میں کام کرتے تھے اور نمازِ ظہر میرے گھر کے قریب بڑی مسجد میں پڑھنے پر مجبور تھے، اللہ تبارک وتعالی کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میری بیشتر نمازیں تکبیر اولیٰ کے ساتھ ادا ہوتی تھیں، جمیل خان کی ایک مخصوص کھانسی ان کے گلے سے اس وقت برآمد ہوتی تھی جب وہ مسجد میں داخل ہوتے تھے اور یہ کھانسی پابندی وقت کے ساتھ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت ہی میں سنائی دیتی تھی۔

وفات سے قبل جمیل خان ارذل العمر کی حالت میں تھے، صحت بہت خراب ہوگئی تھی، عرصے سے شوگر کے مریض تھے جس کے نتیجے میں نقاہت غیر معمولی حد تک بڑھ گئی تھی، بصارت میں خاصا ضعف آ گیا تھا، اس کے علاوہ دیگر بہت سے مسائل تھے، تین بیٹوں میں سے کسی ایک کی بھی مناسب تعلیم نہیں ہوسکی تھی، کوئی میٹرک بھی نہیں کرسکا، نہ کوئی ہنر سیکھ سکا، اس لئے تین میں سے دو بیکار ہیں، تیسرا ایک پرائیویٹ ہسپتال میں معمولی ملازم ہے۔

دو بیٹیوں میں سے ایک کی ہنوز شادی نہیں ہوئی، جبکہ اس کی عمر پینتیس برس سے تجاوز کرگئی ہے، اپنا مکان تک نہیں ہے، کوئی ڈھنگ کا کاروبار بھی نہیں اور موصوف کم از کم پانچ لاکھ کے مقروض ہیں۔

میں ایک روز جمیل خان کی مزاج پرسی کے لئے گیا، موصوف اپنی دکان (جسے کباڑ خانہ کہنا ہی درست ہے) کے سامنے ضعف اور اضمحلال کی تصویر بنے بیٹھے تھے، اپنے

ناگفتہ بہ حالات پر تبصرہ کرنے لگے، ان کے لہجے میں تقدیر کے بارے میں شکایت اور شکوہ غالب آنے لگا تو میں نے دریافت کیا: جمیل صاحب آپ ماشاءاللہ ایک دینی جماعت کے باقاعدہ رکن رہے ہیں، چنانچہ آپ سے زیادہ نماز اور عبادت کی اہمیت سے کون باخبر ہے، آپ مجھے بتائیے کہ عمر بھر میں (جب یہ بات ہو رہی تھی تو جمیل خان کی عمر کم ازکم ستر سال ہوگی) آپ نے کتنی نمازیں تکبیر اولیٰ کے ساتھ پڑھی ہیں؟ میں کوئی ایک بھی نہیں پڑھ سکا، جمیل خان نے صاف بیانی سے کام لیا۔

تو پھر آپ تقدیر کا گلہ کیوں کرتے ہیں؟ جیسا سلوک آپ نے اللہ سے روا رکھا، ویسا ہی اللہ کی تقدیر نے آپ کے ساتھ روا رکھا کہ حدیث قدسی ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق اس سے سلوک کرتا ہوں، جب آپ خوش فہمیوں کے سہارے کچھ خواب بن رہے تھے تو اس کا نتیجہ موجودہ صورت ہی میں برآمد ہوسکتا تھا۔ جمیل خان کے پاس میرے اس تجزیے کا کوئی جواب نہ تھا۔ ❶

نماز میں سستی کے سبب تکلیف اور مصیبت میں پڑ جانا

آج صبح میں نے سستی اور نالائقی کا مظاہرہ کیا، نہ الارم کی پروا کی نہ اذان کو اہمیت دی اور سویا رہا اور اس طرح نماز قضا ہوگئی۔ آج کل کالج میں اگرچہ چھٹیاں ہیں، مگر سالِ اول کے داخلے ہو رہے ہیں، اور میری اس حوالے سے ڈیوٹی لگی ہوئی ہے، چنانچہ ساڑھے نو بجے موٹر سائیکل پر کالج جا رہا تھا، جبوحدت روڈ پر سید مودودی انسٹیٹیوٹ کے سامنے موٹر سائیکل بند ہوگئی اور کسی طرح سٹارٹ نہ ہوئی، دیکھا تو ٹنکی بالکل خالی تھی، چنانچہ تیز ہوتی ہوئی دھوپ اور حبس کے عالم میں موٹر سائیکل کو تقریباً ایک کلومیٹر تک پیدل کھینچ کر پٹرول پمپ تک پہنچا اور پسینے میں شرابور ہوگیا۔

❶ مکافات عمل: ص ۱۵۷

کالج تقریباً دس بجے پہنچا، شعبہ اردو کے سامنے داخلہ حاصل کرنے والے طلبہ اور ان کے سرپرست خاصی بڑی تعداد میں جمع تھے، میں نے شرمندگی کے گہرے احساس تلے ان سے معذرت کی، کمرے کا تالہ کھولا اور اندر گیا تو یہ دیکھ کر سخت پریشانی ہوئی کہ کمرے کی بجلی خراب تھی، کمرے میں شدید حبس اور گرمی تھی، لیکن اسی حالت میں داخلہ فارموں کی پڑتال کا کام شروع کر دیا، سوءِ اتفاق کہ سٹاف کا کوئی اور ساتھی نہیں آیا تھا، میں فوراً ہی پسینے میں نہا گیا، میرے پاس تولیے والا رومال تھا، اس سے بار بار پسینہ پونچھتا، لیکن پانی تھا کہ دھاروں کی صورت میں چہرے، سر اور جسم سے خارج ہوتا جارہا تھا، حتیٰ کہ رومال میں مزید پسینہ جذب کرنے کی گنجائش نہ رہی۔

میں ڈیڑھ گھنٹے تک اسی آزمائش میں مبتلا رہا، حتی کہ ایک شخص نے توجہ دلائی کہ ساتھ والے کمرے میں بجلی موجود ہے اور وہاں پنکھے چل رہے ہیں، تب اندازہ ہوا کہ بجلی ہمارے کمرے کے سوا سارے کالج میں موجود ہے، پنکھے چل رہے ہیں اور ٹیوبیں بھی روشن ہیں، غور کیا تو اندازہ ہوا کہ یہ سب اللہ تبارک وتعالی کی ناراضگی کا شاخانہ ہے اور میں نے آج جو نماز میں بے پروائی اور غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کیا تھا، یہ سرزنش اسی حوالے سے ہو رہی ہے چنانچہ حادثاتی طور پر پٹرول کا ختم ہو جانا، گرمی میں موٹر سائیکل کو کھینچتے ہوئے ایک کلومیٹر تک پیدل چلنا اور صرف ہمارے ہی کمرے کی بجلی معطل ہونا سب اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔ ❶

بہر حال نماز پڑھنے کا خوب اہتمام کرنا چاہیے اور اپنے اہل وعیال کو بھی نماز کا پابند کرنا چاہیے، اور اگر وہ نماز کا اہتمام نہ کریں تو اُن سے باز پرس کریں، دنیا کا نقصان نقصان نہیں، اصل دین کا نقصان ہے، اس سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے اور اولاد کو بچپن سے ہی نماز کا پابند کرنا چاہیے تاکہ ساری عمران کی یہ عادت برقرار رہے، اللہ رب العزت ہم سب پانچ وقت نماز تکبیر اولیٰ کے ساتھ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائیے۔ آمین

❶ مکافات عمل: ص ۱۶۲

مؤلف کی کاوشوں پر ایک طائرانہ نظر

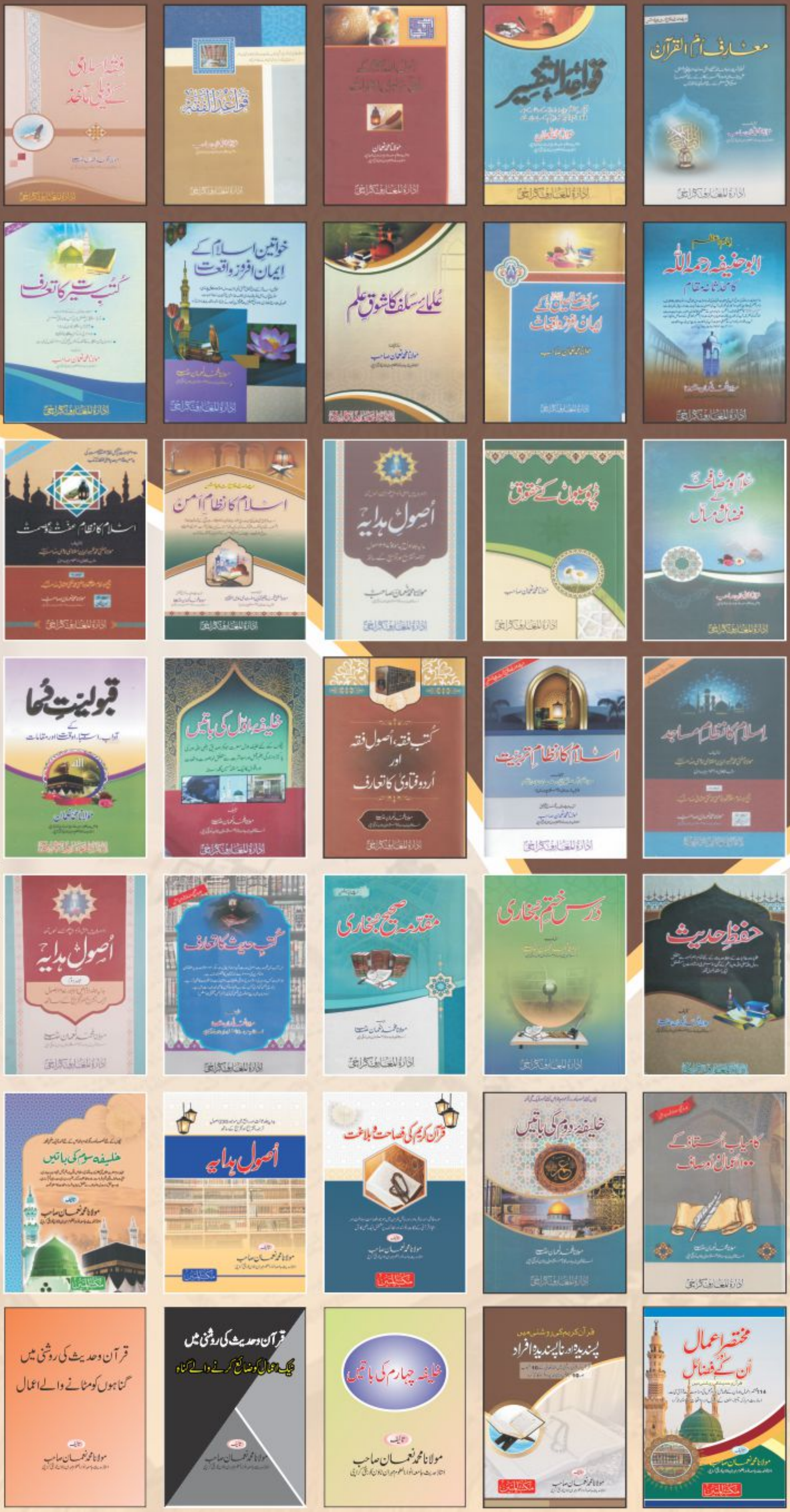

Designed & Printed By: Shafaq Urdu Bazar Karachi. 0321-2037721

اسٹاکسٹ
مکتبۃ المتین نزد المتین جامع مسجد گلزار کالونی کورنگی کراچی
0311-2645500

ادارۃ المعارف کراچی
(احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی، کورنگی انڈسٹریل ایریا۔ کراچی)
021-35123161,021-35032020,0300-2831960

مولانا محمد ظہور صاحب
(جامعہ سراج الاسلام، پارہوتی، مردان)
0334-8414660,0313-1991422

مولانا محمد نعمان صاحب کے علمی و تحقیقی بیانات ودروس کے لئے اس وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں: 03112645500